

تجلیاتِ حق

پہاڑا سیدم ترجمانِ اہلسنت وکیلِ اصناف

شیخ محمد شہباز بن عبدالوہاب دہلوی

قریب قریب و قریب و قریب

مولانا محمد شہباز

مدرسہ جامعہ میر الباقیہ، پٹنہ، بھارت

مکتبہ اسلامیہ

مکتبہ اسلامیہ پاکستان، لاہور، پاکستان

تجلیاتِ صفدر

جلد اوّل

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ

صفحہ نمبر	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
۲۲۵	☆ سوال نمبر ۱۰، میر تقی میر کا قصیدہ کی زبان میں کیا ہے	
۲۲۶	☆ سوال نمبر ۱۱، احمد رضا خان کی فکر تحقیق کا معیار کیا ہے؟	
۲۲۶	☆ ادبیات	
۲۲۶	☆ سوال نمبر ۱۲، حضرت علیؓ کی زندگی کی تاریخ و طرزِ حیات کی؟	
۲۲۶	☆ ادبیات	
۲۲۷	☆ سوال نمبر ۱۳، کیا قرآن مجید میں میر تقی میر کا ذکر ہے؟	
۲۲۷	☆ ادبیات	
۲۲۸	☆ سوال نمبر ۱۴، ۱۸۵۷ء سے میر تقی میر کے اشعار میں کیا تبدیلی ہے؟	
۲۲۸	☆ ادبیات	
۲۲۹	☆ سوال نمبر ۱۵، میر تقی میر کی شاعری کی کیا خصوصیات تھیں؟	
۲۲۹	☆ ادبیات	
۲۳۰	☆ سوال نمبر ۱۶، تاریخ طبرستان کے بارے میں کیا معلومات مل سکتی ہیں؟	
۲۳۰	☆ ادبیات	
۲۳۱	☆ سوال نمبر ۱۷، میر تقی میر کی شاعری میں کیا تبدیلیاں آئی ہیں؟	
۲۳۱	☆ ادبیات	
۲۳۱	☆ سوال نمبر ۱۸، میر تقی میر کے اشعار میں کیا تبدیلیاں آئی ہیں؟	
۲۳۱	☆ ادبیات	
۲۳۲	☆ سوال نمبر ۱۹، میر تقی میر کی شاعری میں کیا تبدیلیاں آئی ہیں؟	
۲۳۲	☆ ادبیات	
۲۳۲	☆ سوال نمبر ۲۰، میر تقی میر کی شاعری میں کیا تبدیلیاں آئی ہیں؟	

صفحہ نمبر	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
۲۲۳	☆ ادبیات	
۲۲۳	☆ سوال نمبر ۱، میر تقی میر کی شاعری میں کیا تبدیلیاں آئی ہیں؟	
۲۲۳	☆ ادبیات	
۲۲۳	☆ سوال نمبر ۲، میر تقی میر کی شاعری میں کیا تبدیلیاں آئی ہیں؟	
۲۲۳	☆ ادبیات	
۲۲۳	☆ سوال نمبر ۳، میر تقی میر کی شاعری میں کیا تبدیلیاں آئی ہیں؟	
۲۲۳	☆ ادبیات	
۲۲۳	☆ سوال نمبر ۴، میر تقی میر کی شاعری میں کیا تبدیلیاں آئی ہیں؟	
۲۲۳	☆ ادبیات	
۲۲۳	☆ سوال نمبر ۵، میر تقی میر کی شاعری میں کیا تبدیلیاں آئی ہیں؟	
۲۲۳	☆ ادبیات	
۲۲۳	☆ سوال نمبر ۶، میر تقی میر کی شاعری میں کیا تبدیلیاں آئی ہیں؟	
۲۲۳	☆ ادبیات	
۲۲۳	☆ سوال نمبر ۷، میر تقی میر کی شاعری میں کیا تبدیلیاں آئی ہیں؟	
۲۲۳	☆ ادبیات	
۲۲۳	☆ سوال نمبر ۸، میر تقی میر کی شاعری میں کیا تبدیلیاں آئی ہیں؟	
۲۲۳	☆ ادبیات	
۲۲۳	☆ سوال نمبر ۹، میر تقی میر کی شاعری میں کیا تبدیلیاں آئی ہیں؟	
۲۲۳	☆ ادبیات	
۲۲۳	☆ سوال نمبر ۱۰، میر تقی میر کی شاعری میں کیا تبدیلیاں آئی ہیں؟	
۲۲۳	☆ ادبیات	
۲۲۳	☆ سوال نمبر ۱۱، میر تقی میر کی شاعری میں کیا تبدیلیاں آئی ہیں؟	
۲۲۳	☆ ادبیات	
۲۲۳	☆ سوال نمبر ۱۲، میر تقی میر کی شاعری میں کیا تبدیلیاں آئی ہیں؟	
۲۲۳	☆ ادبیات	
۲۲۳	☆ سوال نمبر ۱۳، میر تقی میر کی شاعری میں کیا تبدیلیاں آئی ہیں؟	
۲۲۳	☆ ادبیات	
۲۲۳	☆ سوال نمبر ۱۴، میر تقی میر کی شاعری میں کیا تبدیلیاں آئی ہیں؟	
۲۲۳	☆ ادبیات	
۲۲۳	☆ سوال نمبر ۱۵، میر تقی میر کی شاعری میں کیا تبدیلیاں آئی ہیں؟	
۲۲۳	☆ ادبیات	
۲۲۳	☆ سوال نمبر ۱۶، میر تقی میر کی شاعری میں کیا تبدیلیاں آئی ہیں؟	
۲۲۳	☆ ادبیات	
۲۲۳	☆ سوال نمبر ۱۷، میر تقی میر کی شاعری میں کیا تبدیلیاں آئی ہیں؟	
۲۲۳	☆ ادبیات	
۲۲۳	☆ سوال نمبر ۱۸، میر تقی میر کی شاعری میں کیا تبدیلیاں آئی ہیں؟	
۲۲۳	☆ ادبیات	
۲۲۳	☆ سوال نمبر ۱۹، میر تقی میر کی شاعری میں کیا تبدیلیاں آئی ہیں؟	
۲۲۳	☆ ادبیات	
۲۲۳	☆ سوال نمبر ۲۰، میر تقی میر کی شاعری میں کیا تبدیلیاں آئی ہیں؟	
۲۲۳	☆ ادبیات	

۳۰۶	☆ رسول کا کارنامہ	۳۳
۳۰۷	☆ انبیاء و ائمہ کی زندگی	
۳۰۸	☆ ہم کو نصیحت کی پوری طرح جاننا چاہیے	
۳۰۹	☆ عیسائی راجہ	
۳۱۰	☆ خانہ	
۳۱۱	☆ مسیحی فرقہ کے پیرواروں کے خیالات	
۳۱۲	☆ مسیحیت کا حق کیا ہے ؟	
۳۱۳	☆ عیسائی پروردگار	
۳۱۴	☆ فرقہ	
۳۱۵	☆ خدا پرستوں پر	
۳۱۶	☆ ان کے عقائد	
۳۱۷	☆ عیسائی کی باتوں	
۳۱۸	☆ انبیاء کی باتوں	
۳۱۹	☆ نبی کے بارے میں	
۳۲۰	☆ دوسرے نبیوں کے بارے میں	
۳۲۱	☆ ان کے عقائد	
۳۲۲	☆ دوسرے نبیوں کے عقائد	
۳۲۳	☆ ان کے عقائد	
۳۲۴	☆ دوسرے نبیوں کے عقائد	
۳۲۵	☆ ان کے عقائد	
۳۲۶	☆ دوسرے نبیوں کے عقائد	
۳۲۷	☆ ان کے عقائد	
۳۲۸	☆ دوسرے نبیوں کے عقائد	
۳۲۹	☆ ان کے عقائد	
۳۳۰	☆ دوسرے نبیوں کے عقائد	
۳۳۱	☆ ان کے عقائد	
۳۳۲	☆ دوسرے نبیوں کے عقائد	
۳۳۳	☆ ان کے عقائد	
۳۳۴	☆ دوسرے نبیوں کے عقائد	
۳۳۵	☆ ان کے عقائد	

۳۳۶	☆ ان کے عقائد	
۳۳۷	☆ دوسرے نبیوں کے عقائد	
۳۳۸	☆ ان کے عقائد	
۳۳۹	☆ دوسرے نبیوں کے عقائد	
۳۴۰	☆ ان کے عقائد	
۳۴۱	☆ دوسرے نبیوں کے عقائد	
۳۴۲	☆ ان کے عقائد	
۳۴۳	☆ دوسرے نبیوں کے عقائد	
۳۴۴	☆ ان کے عقائد	
۳۴۵	☆ دوسرے نبیوں کے عقائد	
۳۴۶	☆ ان کے عقائد	
۳۴۷	☆ دوسرے نبیوں کے عقائد	
۳۴۸	☆ ان کے عقائد	
۳۴۹	☆ دوسرے نبیوں کے عقائد	
۳۵۰	☆ ان کے عقائد	
۳۵۱	☆ دوسرے نبیوں کے عقائد	
۳۵۲	☆ ان کے عقائد	
۳۵۳	☆ دوسرے نبیوں کے عقائد	
۳۵۴	☆ ان کے عقائد	
۳۵۵	☆ دوسرے نبیوں کے عقائد	
۳۵۶	☆ ان کے عقائد	
۳۵۷	☆ دوسرے نبیوں کے عقائد	
۳۵۸	☆ ان کے عقائد	
۳۵۹	☆ دوسرے نبیوں کے عقائد	
۳۶۰	☆ ان کے عقائد	
۳۶۱	☆ دوسرے نبیوں کے عقائد	
۳۶۲	☆ ان کے عقائد	
۳۶۳	☆ دوسرے نبیوں کے عقائد	
۳۶۴	☆ ان کے عقائد	
۳۶۵	☆ دوسرے نبیوں کے عقائد	
۳۶۶	☆ ان کے عقائد	
۳۶۷	☆ دوسرے نبیوں کے عقائد	
۳۶۸	☆ ان کے عقائد	
۳۶۹	☆ دوسرے نبیوں کے عقائد	
۳۷۰	☆ ان کے عقائد	
۳۷۱	☆ دوسرے نبیوں کے عقائد	
۳۷۲	☆ ان کے عقائد	
۳۷۳	☆ دوسرے نبیوں کے عقائد	
۳۷۴	☆ ان کے عقائد	
۳۷۵	☆ دوسرے نبیوں کے عقائد	
۳۷۶	☆ ان کے عقائد	
۳۷۷	☆ دوسرے نبیوں کے عقائد	
۳۷۸	☆ ان کے عقائد	
۳۷۹	☆ دوسرے نبیوں کے عقائد	
۳۸۰	☆ ان کے عقائد	
۳۸۱	☆ دوسرے نبیوں کے عقائد	
۳۸۲	☆ ان کے عقائد	
۳۸۳	☆ دوسرے نبیوں کے عقائد	
۳۸۴	☆ ان کے عقائد	
۳۸۵	☆ دوسرے نبیوں کے عقائد	
۳۸۶	☆ ان کے عقائد	
۳۸۷	☆ دوسرے نبیوں کے عقائد	
۳۸۸	☆ ان کے عقائد	
۳۸۹	☆ دوسرے نبیوں کے عقائد	
۳۹۰	☆ ان کے عقائد	
۳۹۱	☆ دوسرے نبیوں کے عقائد	
۳۹۲	☆ ان کے عقائد	
۳۹۳	☆ دوسرے نبیوں کے عقائد	
۳۹۴	☆ ان کے عقائد	
۳۹۵	☆ دوسرے نبیوں کے عقائد	
۳۹۶	☆ ان کے عقائد	
۳۹۷	☆ دوسرے نبیوں کے عقائد	
۳۹۸	☆ ان کے عقائد	
۳۹۹	☆ دوسرے نبیوں کے عقائد	
۴۰۰	☆ ان کے عقائد	

۵۷۸	☆ کمالیہ	۳۸
۵۷۹	☆ کمالیہ بنام سید صاحب (در بارہ مزید)	
۵۸۰	☆ مولانا محمد امین صاحب اور کزلی	
۵۸۱	☆ حضرت مولانا محمد عیسیٰ صاحب خدائی	
۵۸۱	☆ حضرت محمد الیاس خانی	
۵۸۱	☆ شاد ولی اللہ	
۵۸۱	☆ شاد عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی	
۵۸۲	☆ شیخ الاسلام خانی دارالعلوم مولانا محمد بنو حضرت مولانا قاسم نالوتوی	
۵۸۲	☆ غلبہ دار شاہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوئی	
۵۸۲	☆ حضرت حکیم الاسلام خانی اشرف علی قادری	
۵۸۲	☆ شیخ الاسلام داکٹر عیسیٰ حضرت مولانا سید حسین احمد خانی	
۵۸۳	☆ امام اہل سنت حضرت مولانا عبدالغفور گنگوئی	
۵۸۳	☆ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد غیب صاحب	
۵۸۳	☆ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب	
۵۸۵	☆ ابن نوری کی شہادت	
۵۸۵	☆ سہیلی زکریا	
۵۸۷	☆ ۱۰۰ بیت کہ مرتبہ ہائے اول	
۵۸۸	☆ احقر کی کتاب "معارف" مولانا کا تشریف رکھتے ہیں	
۵۹۰	☆ توفیق و ارادت	
۵۹۰	☆ امام زمانہ علیہ السلام کی دعا	
۵۹۱	☆ دہلی کی تاریخ	
۵۹۳	☆ انگریزی	

۵۵۷	☆ کمالیہ	۳۷
۵۵۸	☆ مزید کا خط	
۵۵۸	☆ مزید کا شمار	
۵۵۸	☆ مزید کا شمار	
۵۵۹	☆ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے کلمہ	
۵۵۹	☆ حضرت قاضی گیلانی	
۵۶۰	☆ دوسری دعا	
۵۶۳	☆ کمالیہ بنام امیر محمد بن عبدالغفور (در بارہ مزید)	
۵۶۸	☆ مزید	
۵۷۰	☆ ایک مسئلہ	
۵۷۲	☆ مزید کی دعا	
۵۷۳	☆ کالیانی کتب	
۵۷۳	☆ مزید کی کتب کی کتاب	
۵۷۳	☆ علامہ الشافعی	
۵۷۳	☆ قرآنی برہان	
۵۷۳	☆ جامع اندر امامی	
۵۷۳	☆ معارف	
۵۷۵	☆ ناموس	
۵۷۵	☆ تفسیر علی	
۵۷۶	☆ حق بات	
۵۷۶	☆ تفسیر و اور مساجد	
۵۷۶	☆ دعا اور شہاد	
۵۷۶	☆ دعا اور شہاد	
۵۷۶	☆ دعا اور شہاد	

۵۹۵	۳۹	تذکیہ اہمیت قرآن و حدیث کی روشنی میں
۵۹۵	☆	تذکیہ کی تعریف
۵۹۵	☆	موضوع فقہ
۵۹۶	☆	بنیاد فقہ
۵۹۶	☆	غرض و غایت
۵۹۶	☆	تذکیہ کی سند
۵۹۶	☆	تذکیہ کی کتابیں
۵۹۷	☆	تذکیہ کے مسائل
۵۹۷	☆	فقہی مسائل
۵۹۷	☆	مذہب فقہی
۵۹۸	☆	فقہی گفتاؤں اور فقہی چٹا
۵۹۹	☆	آدم پر مطلب
۵۹۹	☆	آیات قرآنی
۶۰۰	☆	فرمانِ خداوندی
۶۰۲	☆	فرمانِ رسول ﷺ
۶۰۳	☆	فرمانِ باری تعالیٰ
۶۰۵	☆	تذکیہ کی مثال
۶۰۷	☆	تذکیہ کی فضیلت
۶۰۸	☆	دو مجلس
۶۰۸	☆	اہمیت فقہ
۶۱۰	☆	سیرِ اجتناب و تہذیب کا حکم
۶۱۰	☆	اجتناب کا لغوی معنی
۶۱۱	☆	اجتناب کا اصطلاحی معنی

۶۱۱	☆	دلیل
۶۱۱	☆	ضرورت اجتناب
۶۱۲	☆	فقہی دلیل
۶۱۳	☆	دوسری دلیل
۶۱۵	☆	شیخہ ولی اللہ محدث دہلوی کا فرمان
۶۱۵	☆	تذکیہ پرچہ گید ویدہ گید
۶۱۵	☆	حکلی شہادت
۶۱۶	☆	دوسری شہادت
۶۱۶	☆	تیسری شہادت
۶۱۷	☆	مہرت
۶۱۷	☆	تیسری آیت
۶۱۸	☆	مثال
۶۱۸	☆	حدیثِ مبارکہ
۶۱۹	☆	قائدہ
۶۲۱	☆	دورِ صحابہ کرام
۶۲۲	☆	دورِ تابعین و ائمہ
۶۲۳	☆	ایک واقعہ
۶۲۴	☆	شرائکِ اجتناب
۶۲۵	☆	پانچ لاکھ احادیث
۶۲۶	☆	امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ
۶۲۷	☆	اجتنابِ بزرگ و چھوٹے کا کام نہیں
۶۲۸	☆	تہذیب فقہ
۶۲۹	☆	اجتناب اور تہذیب کا دائرہ
۶۳۱	☆	تہذیب

تجلیاتِ صفحہ پر ایک نظر

از: ظلم، سولانا محمد ابرار صاحب (مدیر، بہار آنجنے، گلخان)

جالبہ، منظر اسلام، مکمل ادب، حضرت مولانا محمد ابراہیم مسعودی کا اردو ادبی خدمت عامہ

ناشر - کتب خانہ امدادی، نئی دہلی، پتہ کمال روز، گلخان

مدیریت شریف، جس پیشگوئی کے طور پر بارش فرمایا گیا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ

اس حصہ کے بارہوی میں انکی شخصیت کو بیان فرماتے ہیں کہ جو دین کی تجدید کا

گہوارہ، مختصر قرینہ، جامعہ اسلامیہ، حضرت الامام محمد باقر علیہ السلام، "حضرت الامام

شاہ ولی اللہ، حضرت سید احمد شہید، حضرت ابوالحسن مسعودی، شیعہ مہم انگیزوں اور حکیم

اسات سولانا اثراتِ قلمی قانونی نے اپنے اپنے وقت میں ان کے مختلف شعبوں میں

کارنامہ تجدیدی خدمات انجام دیں اور اپنے اداروں میں پیدا کرنے والے اصل نکتوں کا

بڑی اہمیت سے استعمال فرمایا۔ آج بھی کہیں کہیں جس حصے کی اطلاع اور معرفت

سے قزاق کے مضامین پائے جاتے ہیں ان کے چنگیزانِ انارک اور اسلاف کی گتیش کار

فرماتیں، ادارے اس دور میں حق و باطل شائد نے کچھ اختلاف ساتھ اسلام حضرت مولانا

محمد امجدی مشہور ملت علیہ نو گزشتہ دہائی، آزاد خیالی، آزاد صیغہ اور اسلام کے

مقابلہ قزاقوں کے استعمال و تقابلی کی خاص صلاحیتوں سے نوازا تھا اور مولانا کی

خدمات کی اپنے شیعہ میں تجدیدی رنگ رکھی تھی۔ مولانا محمد ابراہیم خلیل مسعودی

۱۹۱۳ء میں جامعہ ترقی المدارس، گلخان میں شیعہ شخصیت کی فلاح و ترقی کے دعوے کو دیکھ کر

کے طور پر گزشتہ نصف صدی کے دوران جامعہ کے قریب سے پہنچ کر "کوئی خصوصیت

نکارشات سے نوازے۔ یہ ملک کے تمام دینی جماعتوں میں آئیے کہ یہ تیار اور

مکمل ہے کہ اس میں مولانا محمد امجدی کی باطنی حکمت اور اخلاقیات و ترقی کی توجہ کو دیکھ

کے بغیر جتنی بھی۔ مولانا مسعودی کی قوم پرستی، اخلاقیات، فسادوں، غیر فسادوں اور

۱۳۳	۴۱	تجدیدی کے مہم
۱۳۶	☆	محمد علی مدنی
۱۳۷	☆	امام ابراہیم علیہ السلام
۱۳۸	☆	خلیفہ بغدادی
۱۳۹	☆	تجدیدی سے غیر متفقہ بین کی برابری کے اسباب
۱۴۰	☆	تجدیدی کی خدمت
۱۴۱	☆	تجدیدی کی خدمتوں کی برابری
۱۴۲	☆	ایک خلافت
۱۴۳	☆	طریقہ شیعہ
۱۴۴	☆	آسامی طریقہ
۱۴۵	☆	نور
۱۴۶	☆	استقلال برابری
۱۴۷	☆	استقلال برابری



مسلمانوں کی دینی ضرورتوں سے پرہیز کرنا چاہی تو بھی یہی کہ ہے کہ شرعاً عدم صحیح ہے آپ کے حکام کا مطالبہ کرنے والا دینی اور اجتماعی اور انفرادی آپ کی مصری تنظیم کیونکہ ہر دینی تنظیم کی حیثیت یہ ہے کہ آپ ایک صاحب غرا انڈیا ہے والا اور ایجنٹ سے اس کو فروغ دے تاکہ جسے غریب کی طرف سے آپ کی فکر بھی عربی یا چینی دوسرے اہل کار سے ان کے لئے اور دینی حقائق کا ترجمہ کوئی بھی خاص علمی مضامین یا آپ کے عربی حکام کے ساتھ کے ساتھ بھی غور و فکر اور دینی بات ہے۔

[illegible]

کتب امیر عالی پیر خانہ چغتای
اساتذہ کرام و شاگردان کرام
شعبہ اسلامیات، کراچی
اساتذہ کرام و شاگردان کرام

مکتبہ رشیدیہ دہلی
پتہ: مندرجہ بالا
فون: ۱۱۲۴-۱۱۲۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرم و معترم جناب مولانا محمد امین صاحب دوکارڈی زبیر مدظلہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آفتاب کا کتاب "تجدید منور" جلد اول کا ان دنوں سے آٹھ رکھی
تھی، لیکن یہ بے توفیق اس کی رسید بھی نہ بھیج سکا۔ اس کتاب کے
کچھ مضامین تو میں رسائل میں پڑھ چکا ہوں، اب مولانا صاحب آٹھ
تو اس کو قریباً بالاحتساب پڑھا۔ سو اُسے ان مضامین کے جو مجھے پہلے
سے مستوفر تھے۔

حق تعالیٰ شانہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس خدمت
کو خالص اپنی رضا کے لئے جائے۔ مضامین سارے لائقِ قدر ہیں، لیکن
بعض مضامین بالکل اچھے ہیں۔ ان میں سے غیر متقدمین کا مسحوقِ زور
ان کے دسواؤں کے جوابات اور مظلوم السلین پر تبصرہ بہت فوری
مضامین ہیں، اسی طرح تین ملامتیں اور حلالہ اور دوسرے بعض خلوص
جو مختلف درجوں کے نام آپ نے لکھے ہیں ان سے ان کے عقائد کا لوگوں
کو علم ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔
والسلام



مکرم و محرم جناب مولانا امین صاحب اذکار دہلی فرمادہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الجناب کی کتاب ”الکتابہ تصور“ بدو اہل کائناتوں سے کوئی دینی حق
نہیں کہہ سکتی اس کی بیداری نہ بھیج سکتا۔ اس کتاب کے بارے میں جن
دعاگوں میں چند چکا ہوں۔ آپ جو کتاب کوئی فراموش نہ فرمادیں۔ یہاں پر
میراثے میں جن صاحبوں کے ہاتھ پہنچے ہیں ان سے گفتگو فرماتے ہیں۔

حق تعالیٰ شائد آپ کو جڑ سے خیر دعا فرمائے اور اس بدست کو خاص اپنی
دعا کے لئے جائے۔ صاحبوں سارے کوئی نہ کہ جس شخص بعض صاحبوں ہاتھ
اور میراثے ہیں۔ ان میں سے کچھ نظریہ کا مسعودی فرقہ اس کے دوسروں کے
اور اہل اسلام و مسلمانوں پر تہمید بہت خودی جن صاحبوں ہیں۔ اسی طرح میں
مطالعہ اور حوالہ اور دوسرے بعض خطوط پر مختلف لوگوں کے نام آپ نے لکھے
ہیں ان سے اس کے علاوہ لوگوں کو ختم ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جڑ سے خیر
دعا فرمائے۔

والسلام

محمد رفیع کھٹک صاحب

دفعہ اتم نمونہ گراہی

۱۳۴۲ھ

ابتدائی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم رسول اللہ کریم - صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ پاک نے ہی کریم ﷺ کے دین کو کچھ عقل میں غماز نہ رکھا ہے۔ اسی لئے درود میں ایک پانچواں دعوت دین حق کی خدمت کے لئے
مردود دینی ہے جو حاکمیت دین کے علاوہ دین میں غلبہ کرنے والوں کا مقابلہ
کرتی ہے۔ حق کو باطل سے ٹھکراتی ہے۔ باطل کی تلبیہ کو دفع کرتی ہے۔
گزشتہ صدی میں حق بے جا شائد نے یہ خدمت حضرت امام غزالی سے
طلب کی جس کے ۸۰۰ مرتبہ لکھ کر خدمت عالم اسلام میں روانہ کر دی گئی۔ اس طرح
چند صدیوں سے حضرت امام نے بعض اگر بعض کے خلاف بدلیا ہوا دین کے نام
پر اپنے دینی اہل فکر کے نام کی مخالفت کیا اور دین حق سے علیحدگی تھی۔ دین سے
اس آفریدی دور میں بدلیا پاک نے یہ سہارا کہ خدمت میں افراد سے لی گئی ہیں
خاصہ غیر ملکی اس کے شعبہ دعوت و ترویج کے علاوہ حضرت مولانا محمد امین
صاحب اذکار دہلی سے فرماتے ہیں۔ اللہ پاک نے آپ کو تحفہ و داخلہ دعوت
کی خدمت سے خوب خوب فرمایا ہے۔ باطل پر کادی خراب اپنے خود پر لگاتے ہیں
کہ محمدی پہلے دار کے بعد دوسرے کی جائزہ نہیں دیتی۔ یہ سب کچھ میں آپ کا
فعلی جاہلی ہے۔ آپ ایک واسطے سے تمام العصر حضرت مولانا انور شاہ صاحب

وہ اللہ کے شاکر ہیں۔ عقوبتِ کذاب سے امام زادہ کو اطلاع و تفسیر حضرت اقدس سرہ اور علی صاحب کلام دینی ہو تا تھا سرحد کے متفرق ٹھہریں تھیں۔ ان کی روحانی قیادت اور دعاؤں نے آپ کی عطا جنوں کو عطا کیا۔ چنانچہ اس کے بعد سے وقت کے تمام افکار آپ کو انکرام کی نظر سے دیکھنے میں۔ احوال اللہ سدا ہوا۔ اور آپ کی قاتل قتل سن حضرت اقدس سرہ کا خاص منظر حسین صاحب واسطے برکات کی روحانیت کے ساتھ عطا سے لکھی آپ ہو رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس دور میں مسلک احکام کی روح نہ مست آپ نے سرعام دیا ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ اگر شہنشاہ دینی سے آپ حاضر ہیں اور اس میں خود کی تہذیب و احکام سے رہے ہیں اور اس دور میں پیغمبر کے ترغیب "بایمانہ دینی" میں آپ کے طلب تر مصائب کی اشدت کا ایک سلسلہ شروع ہوا ہے تمام اور لوگوں سے سو رہا۔ پھر کیا اور داخل دور حاضر میں غیر والدہ اس مسلک سطر کا بچہ تر عطا ہے اس لئے اس عبادت گاہ سے میں آپ کی عبادت سے مسلک کو دوبارہ قائم و مجدد تھا۔ تاکہ جنات فریاد۔ عبادت کے عطا کا ایک طرف کی طرف سے کہ نصیب فریاد اور اس کے اس تقریری عطا کی کو فریاد۔ امید ہے کہ اہل حق نصیب عطا و عطا اس محراب کی تہ و عطا کریں گے۔ بغیر اس مجاہد کا نام "تفہیمات مسعودی" ترجمہ کرنا ہے۔

وہا الفضل مدامت امت المسیح العظیم

محمد خالد عظمیٰ

دینی حاضر نیرالدہ اس مقام

بکرا، امام حضرت اقدس سرہ کی نوادہ سرحد

۱۴۰۲ھ اولیٰ سے ۱۴۰۳ھ

خاموشی ہو گیا ہے جس کی دل ہوا

میرا بھائی میرا اور میر

﴿مولانا محمد امین صفدر اویکاڑوی﴾

لاہور قیصر میں محمد افضل صاحب اہل

محکمہ تعلیمی و صوبہ حکومت

کچھ دو مشن کا دور چند ایک سالے گرام کام کا اصرار ہے کہ میں مولانا محمد امین مسعودی اللہ تعالیٰ کے حالات زندگی پر بھلا ہونے کے آگے کچھ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ مولانا کی زندگی کے پیچھے آگے تمام کے حالات سے کتاب حال اور اس کے حالات دینی کو اپنے لئے مصلحت دینا کہ انچا اچھا میں کاموں میں سے مشن میں۔ جس میں اپنی کم مافیہ اور اپنی کے قائل ٹھہرا ہے آپ کو اس کام کے قائل نہیں تھا۔ عام طلبہ نے دل سے آواز اٹھا کر کہ وہ کم صاحب خان پاکستان کے شعبہ اصرار پر حسب اسطاعت اس کام کو کرے گا۔ اور تعلیمات سے آگے اس سے کسی آدمی کو انہی پیچھا کر اس کا سر نہ دے گا۔ یہ نہ کہ اس کا نام لگی ہے گا۔ یہ نہ کہ اس کا نام لگیں گا۔ یہ نہ کہ اس کا نام لگیں گا۔

چند اشعار

کے چھوٹی حکم کا کارروائی کی حالت میں دیکھا کرتی، اس کی انکس میں بارگاہی تھوڑی سی کہ وہ بڑی سراسر کے لئے تھا۔

اے اے صاحب کی سچے دینی کارروائی میں بات سے نکالے کہ آپ نے افسانہ سال تک کارروائی کی حالت میں دیکھا کرتی تھوڑی سی کہ وہ بڑی سراسر کے لئے تھا۔ اے اے صاحب کی سچے دینی کارروائی میں بات سے نکالے کہ آپ نے افسانہ سال تک کارروائی کی حالت میں دیکھا کرتی تھوڑی سی کہ وہ بڑی سراسر کے لئے تھا۔ اے اے صاحب کی سچے دینی کارروائی میں بات سے نکالے کہ آپ نے افسانہ سال تک کارروائی کی حالت میں دیکھا کرتی تھوڑی سی کہ وہ بڑی سراسر کے لئے تھا۔

اے اے صاحب کی سچے دینی کارروائی میں بات سے نکالے کہ آپ نے افسانہ سال تک کارروائی کی حالت میں دیکھا کرتی تھوڑی سی کہ وہ بڑی سراسر کے لئے تھا۔ اے اے صاحب کی سچے دینی کارروائی میں بات سے نکالے کہ آپ نے افسانہ سال تک کارروائی کی حالت میں دیکھا کرتی تھوڑی سی کہ وہ بڑی سراسر کے لئے تھا۔

دیکھ کر کہانی کا میں چار منٹ شروع کر دیا۔ یہ سب ایک بہت بڑے فخر مند عالم تھے، ان کی صحبت میں وہ کو مولانا فخر مقلد بن گئے۔ جب والد صاحب کمانے کی کوشش کرتے تو اکثر فخر مقلد کی طرح کوئی بات نہ سنتے، بلکہ والد صاحب نے بھائی صاحب کو راء راست پر لانے کے لئے اپنے دوست مولانا محمد حسین صاحب کی خدمات حاصل کیں۔ لیکن مولانا محمد حسین صاحب بھی بھائی صاحب کی اذیت و شکایت کے سامنے نہ ظہور کیے اور انکی والد صاحب پر نہ آئے۔ مولانا محمد حسین مولانا فیاد علی صاحب مولانا علی کے عہد پر صاحب مولانا محمد حسین جو عید گاہ میں واقع تھا بلکہ مدرس حضرت مولانا محمد تقی صاحب فاضل دینی تھے اور حضرت مولانا محمد انصاری صاحب فاضل دینی تھے اور والد صاحب کی وہاں کے تعلق بھائی صاحب فخر مولانا محمد تقی صاحب کی بہن اور والد صاحب کی وہاں کے تعلق بھائی صاحب فخر مقلدیت سے صاحب ہو کر جانا مستقیم ہو گا جو ہو گئے اور بھائی صاحب فاضل دینی کا سلسلہ میں وہ حضرت کے ساتھ جڑ لگا۔ ان دونوں بزرگوں نے فخر مقلد کو بچا اور اس کے کھانے میں یہ ترقی ضرور ہو گئی۔ بھائی صاحب نے ان کی ان اساتذہ کا رجب خداوندی قبول کرتے ہوئے ان میں رہیں سے حق پر فدا ہو گئے۔ ان بزرگوں نے اس فخر مقلد کو بچا کئے اور ذہنیت کرنے میں شہد و راء مراد کہہ رہے۔

حضرت مولانا محمد انصاری صاحب (فقیہی فاضل) آپ پر اسے فقیہ تھے کہ اپنی پہلی بھاری از سالی کو وہ مولانا تھے جو نے فرما کر کہ سچے کا میں اگر آدمی اسے کے وقت میں میرے پاس چلنے کے لئے آگے تو میرا اساتذہ ہمارے لئے نکلا ہو گا۔ اس کا میں جس جملہ فاضل سے بھائی صاحب نے غیب لاکھ اٹھا اور وہ سالی کی فقیہیت میں سب سے بڑے عالم تھے اور سالی کے لئے اساتذہ کے لئے اساتذہ فخر بن گئے۔

ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد انصاری صاحب نے فرما دیا میں غیب آدمی ہے ہم ذہن کی باتیں کرتے ہیں تو بڑا سالی کی باتیں کرتا ہے اور حضرت مولانا فیاد علی صاحب مولانا نے ایک مرتبہ اپنے چار دوستوں سے کہا کہ انکی از سالی ہے کہ بعض اوقات گئے اور اس حد تک کہ یہ اور شاہانہ تھی۔

چونکہ بھائی صاحب ہم سب بھائیوں سے بڑے تھے۔ بھڑک کرنے کے بعد والد صاحب کی طرف ان کے مطابق علم دینے کے حصول میں شہد و راء مراد کہنا شروع تھے۔ ہم سب بھائی بھی ذہن فقیہ تھے اور گھر میں کمانے والے صرف والد صاحب تھے۔ والد کے گھر میں اور فاضل اشراف کا باہر مولانا محمد صاحب انصاری تھے۔ مولانا محمد حسین بھائی صاحب نے والد صاحب کا چاہ جانے کا لیل کیا اور والد صاحب کے حضور سے چوہا دی نکالیں کہ والد نے اس پر بھڑک کر کہہ دیا کہ مولانا محمد حسین بھائی صاحب نے حضرت مولانا محمد انصاری صاحب سے یہ سب سنا دیا اور حضرت صاحب (مولانا محمد انصاری صاحب کو اس نام سے پکارا جاتا تھا) ناظر لیجئے سے سچ فرمائیے۔ جب بھائی صاحب چھوٹی تک فخر حاضر رہے تو حضرت صاحب کو کوشش ہوئی اور والد صاحب کو پیام بھیج کر بچا اور یہ بھیجا کہ اگر انکی از سالی نہیں رہتا ہے تو پڑھنے کیوں نہیں آتی؟ والد صاحب نے اسے اسے کہہ دیا کہ کیا کو حضرت کی میں کثیر سوال آدمی ہوں اور انکی کمانے والا ہوں۔ ان باتوں کو سننے پر اسے جیسے ہی اس نے انکی کو چوہا دی بلکہ اس کا راء ہے۔ یہ سب سنا کرنے کے بعد انکی کہانے جانے کا فرما آپ کے پاس میں اسے گا۔ آپ فرمائیے ہوں۔ حضرت صاحب نے فرما کر کہ میں ان کو تم نے بہت ہی فاضل کی ہے۔ تمہارے حالت میں چلے۔ یہ ایک پیام تھا کہ اسے دے دے تو وہ بچتے

[illegible][illegible]

پہلی صاحبہ پر حضرت امیر علیؑ کی شہادت و وصیت کے ایک دورِ امانتِ عسقرانیہ
 میں ماضی سے آواز، آواز کا پہلی صاحبہ صرف ایک نئی کرنے والے عسقرانگی سے
 کہ حضرت امیر علیؑ کی وصیت و شہادت کے واسطے سے صاحبہ بھی ہے۔

[illegible]

سے کر بیٹے جاتے کہ انکو یہ دشمنوں میں شامل نہ ہوتا ہے۔ ان میں یہ تیار کر کے نہیں
کو پہنچا دیا گیا تھا کہ صرف ایک سو روپے دے کر انکو ہی انکرم ^{۱۸۸۵} نے فرمایا کہ
ان کے دین میں سے بیس روپے ان کو مسجون کر دے گا ایک سو روپے دے کر انکو آزاد کر دے گا انکرم
^{۱۸۸۵} نے فرمایا کہ ایک سو روپے کے بعد پھر دین مسجون ہو جائے گا اور انعام
اور عہدہ دین کی نگاہ میں دین کے عوض ہو جائے گی۔ یہ دشمنوں کو بد سمجھا
گیا مگر کوئی نہ دینے دے گا۔ انکو مراد یہاں دین اور انعام بھی دینا تھا۔ ان کے سامنے
کوئی گزیر نہ رہا۔ دشمن کی تعداد میں بھی بڑھ گئی اور ان کو مراد یہاں دین
کے لئے لائی نہیں گئی۔ اب بھی ۱۰۰ روپے دینے کے لئے ان کو مراد یہاں دین
جائے گا۔ ان کو مراد یہاں دین کے لئے ان کو مراد یہاں دین
کے لئے لائی نہیں گئی۔ اب بھی ۱۰۰ روپے دینے کے لئے ان کو مراد یہاں دین
جائے گا۔ ان کو مراد یہاں دین کے لئے ان کو مراد یہاں دین

اختلاف کیا ہے ؟

اب ظاہر ہے کہ ہم دشمنوں سے پیچھے نہ چلے گئے۔ دشمنوں نے آپ کا اور اہل
دین کا انکرم کو اپنے فائدے کے لئے استعمال کیا۔ انکرم کو اپنی ہی ^{۱۸۸۵} کا دین
میں اور ان کی ^{۱۸۸۵} کی ^{۱۸۸۵} کا دین میں۔ انکرم نے آپ کا دین اور ان کی
انکرم نے آپ کا دین میں انکرم نے آپ کا دین میں انکرم نے آپ کا دین میں
سب کو ہم نے اپنی ^{۱۸۸۵} کا دین میں انکرم نے آپ کا دین میں انکرم نے آپ کا دین میں

چاہئے۔ انکرم کو اپنے فائدے کے لئے استعمال کیا۔ انکرم کو اپنی ہی ^{۱۸۸۵} کا دین
میں اور ان کی ^{۱۸۸۵} کی ^{۱۸۸۵} کا دین میں۔ انکرم نے آپ کا دین اور ان کی
انکرم نے آپ کا دین میں انکرم نے آپ کا دین میں انکرم نے آپ کا دین میں
سب کو ہم نے اپنی ^{۱۸۸۵} کا دین میں انکرم نے آپ کا دین میں انکرم نے آپ کا دین میں

علم کو دین ہے :

پھر انکرم کو اپنے فائدے کے لئے استعمال کیا۔ انکرم کو اپنی ہی ^{۱۸۸۵} کا دین
میں اور ان کی ^{۱۸۸۵} کی ^{۱۸۸۵} کا دین میں۔ انکرم نے آپ کا دین اور ان کی
انکرم نے آپ کا دین میں انکرم نے آپ کا دین میں انکرم نے آپ کا دین میں
سب کو ہم نے اپنی ^{۱۸۸۵} کا دین میں انکرم نے آپ کا دین میں انکرم نے آپ کا دین میں

کوئی شخص اس نیت سے مسئلہ پر چھتا ہے کہ دین کا مسئلہ سمجھ کر عمل کرنا ہے تو مسئلہ پر چنے کا اجر الگ ملتا ہے اور اس پر عمل کرنے کا الگ۔ اور اگر کسی شخص کی نیت مسئلہ پر چنے میں شرارت یا جھٹکے کی ہو تو مسئلہ پر چنے کا گناہ الگ ہو گا اور شرارت کا الگ۔ فرمایا میں تو اسی نیت سے مسئلہ سمجھاؤں گا کہ خالص اللہ کی رضا مقصود ہے اور عرض۔ میں نے کہا کہ میں بھی اللہ ہی کی رضا کے لئے سمجھتا چاہتا ہوں۔

دلیل کس کے ذمہ ؟

حضرت نے فرمایا کہ اس اشتہار میں بہت سے دعوے ہیں عمرہ و نوجوں کے دعوے مولوی ہی سمجھ سکتے ہیں، ہر شخص کے بس کا دج نہیں۔ فرمایا اگرچہ اشتہار والے نے اپنے آپ کو اہل حدیث لکھا ہے مگر حدیث ہے کہ یوگ مشہور حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے "الشیۃ علی الحدیث" کہ گواہی کے ذمہ ہوتے ہیں اور دنیا کی ہر عدالت بھی حدیث مدعی سے ہی گواہ مانگی ہے۔ ان سہارہ بے گناہہ مساکین میں مدعی غیر مقلد ہیں۔ دلیل ان کے ذمہ ہے مگر اس نے اپنی کمزوری پر بروہ ڈالنے کے لئے اہل ہم سے سوال کر ڈالے ہیں۔ فرمایا اس کو محل سے نکھو۔ رافضی اذان میں کچھ کلمات زیادہ کہتے ہیں مثلاً اشہد ان علیاً ولی اللہ الخ اب ہمیں تو حق ہے کہ ان سے سوال کریں کہ آپ کسی آیت یا حدیث سے ثابت کریں کہ نبی و کرم ﷺ یا کرم از کرم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان کلمات کا ثبوت ہو مگر وہ قیامت تک اس کا ثبوت نہیں دے سکتے۔ وہ اپنے جاہل مریدوں کو دعو کا دینے کے لئے اگر میں سوال بنائیں جس طرح اس غیر مقلد نے بنایا ہے کہ دنیا بھر کے غیر مقلد اکٹھے ہو کر ایک حدیث صحیح صریح مرفوع غیر مجروح الکی پیش کریں کہ آنحضرت ﷺ نے یا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اذان میں یہ کلمات کہنے سے منع فرمایا ہو تو منع کا لفظ دکھانے پر سب ایک ایک روئے نقد انعام دیا جائے گا۔ اب آپ اسی حدیث اپنے

استلو سے نکھو لادہ یا شیعہ مذہب کا سچا ہونا اور غیر مقلدوں کے مذہب کا بھوٹا ہونا بلکہ لوگ ساری دنیا کے غیر مقلد ایک حدیث نہیں دکھا سکے۔ میں نے کہا ہم نہیں حدیث دکھائیں ہو یہ کلمات ذاکر کہتے ہیں وہ اس کا ثبوت پیش کریں۔ ہمیں منع کی حدیث سنائے گی کیا ضرورت ہے یہ سوال تو شخص دعو کا ہے۔ فرمایا پھر ریش یون تم کرتے ہو اور حدیث ہم سے منع کی جانتے ہو یہ بھی ایسا دعو کا ہے۔ پھر فرمایا دیکھو قرآن پاک کی پہلی سورۃ فاتحہ ہے اسی کا نام ام القرآن ہے اور اسی پر زیادہ مجھڑے ہیں۔ کوئی فاتحہ علی الطعام پر لڑتا ہے اور کوئی فاتحہ علی الطعام پر۔ جبکہ سورۃ فاتحہ میں بنیادی طور پر دو ہی مسئلے ہیں۔ مسئلہ توحید اور مسئلہ تقید۔ فاتحہ علی الطعام دانوں کو توحید اچھی نہیں لگتی اور فاتحہ علی الطعام دانوں کو تقید اچھی نہیں لگتی۔ یعنی فاتحہ کے ماننے کو دل کسی کامی نہیں جانتا۔ پھر مجھ سے پوچھا کہ اگر تہار اساتذہ و فاتحہ علی الطعام دانوں نے ہو جائے تو آپ ان سے سوال کریں گے کہ ایصال ثواب کی نیت سے کھانے پر فاتحہ پڑھنے کی حدیث لادہ یا ان کو بھی سوال کا حق دیں گے کہ ساری دنیا کے غیر مقلدوں میں تو صرف ایک حدیث صحیح صریح مرفوع غیر مجروح الکی پیش کر دیں کہ حضور اکرم ﷺ نے خاص ایصال ثواب کی نیت سے کھانا سامنے رکھ کر اس پر فاتحہ پڑھنے سے منع فرمایا ہو۔ خاص منع کا لفظ دکھانے پر ہم ایک لاکھ روپیہ انعام دینا گے۔ فرمایا جاؤ الکی حدیث لے آؤ۔ میں نے کہا سب کھانے پر فاتحہ پڑھتے ہیں تو وہ دلیل لائیں ہم سے منع کی دلیل کیوں مانگتے ہیں۔ فرمایا پھر ہم سمجھ میں کی حدیث کیوں مانگتے ہو۔ کیا شیعہ علیہ السلام کی قوم کی طرح آپ کے لینے کے بات اور جی ادا دینے کے بات اور ہیں؟ آپ کو آنحضرت ﷺ کا فرمان یاد نہیں کہ اپنے بھائی کے لئے وہی پاندہ کر دو جس میں اپنے لئے پاندہ ہو۔

فری حقیر و عظیم کریمیں وہاں کے کھانے کے سامنے اس کا کسی غلی کریم اور اس کا عمل کریم۔ اس قدر کہ یہی طہ غلی نے حقیر کرنے کا حق رسول خدا (ﷺ) اور اس کے بعد اہل خلافت کو دیا ہے جس کا وہاں میں سمجھنے کی گنجائش ہے۔

1. **Introduction**

[illegible][illegible][illegible]

آخری بات :

انوارِ محلی کے ہا کہ اسیوں کو اپنے صفوِ جامہ کا دیکھیں۔ اس نے ہم اہل بیت کی چادر اٹھ باری ہے۔ میں نے کہا کہ آپ نے اپنے آپ پر احقر نہیں۔ آپ میرے چہ سوائے کا جواب تحریری طور پر دیں اور اس پر اپنے دی بار بار توجہ دیں گے، مصلحت کو اگر ملحوظ رہے۔

بھائی فیروز! آپ کسی دلیل شرعی سے متعلقہ نقائص اور احقر کو بھارت سے لے ہیں، تاہم ان کی پختگی ضرور فرمادیں؟

بھائی فیروز! اہل بیت درالہائے نبوی نامی مٹائی، مصلحت پر لپٹاں چارہ ان کو اپنے ہیں۔ قرآن 'مستطاب' نقائص تو ان کو آپ اہل بیت سے نہیں کہنے بلکہ اہل بیت سے اور اہل نقائص کہتے ہو۔ اب تم بھی یہ نقائص خارج کر دو کہ ہم کچھ اہل امرائے اور اہل نقائص ہیں اور تو ان تک سے اپنے آپ کو اہل بیت کہنے دے۔ یہ باطل صحت تھا۔

بھائی فیروز! یہ نقائص بھی کہ کہ احقر احقر، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نقائص کو اپنے ہیں۔ مہدام اور حنفیہ رحمہ اللہ کے مقابلہ میں، نقائص کہتے ہیں، واپسی صوفیہ کے امام کے نقائص کو اپنے نہیں۔ آج تک ہم صحت دے دے کہ احقر احقر امام صاحب کا اختیار کہتے ہیں ہم دیکھا صحت، رسول اللہ ہیں، کتب اسی صحت سے پختہ فرماتے ہیں۔

بھائی فیروز! آپ جب نقائص کہتے ہیں تو اہل بیت درالہائے کی طرح آپ کو کوئی اصول فقہ ہے یا امر دینی، تقویٰ کی طرح ہے، اصول نقائص کہتے ہو۔ ہم لوگ چہ گوہر اصول ہیں۔ تاہم اہل اصول ثانی (۱۳۲۵ھ) اصول کرنی (۱۳۳۰ھ) مطلق اصول کی اصول ہو کر رہا ہی وہ (۱۳۳۵ھ) اصول بزرگی

۱۳۳۵ھ) اصول سرحدی، ۱۳۳۸ھ) اقصائی، ۱۳۴۲ھ) اقصائی کی اصول ۱۳۴۵ھ) امار، ۱۳۴۶ھ) اقصیٰ (۱۳۴۷ھ) تحریر اصول (۱۳۴۸ھ) مسلم طہوتہ (۱۳۴۹ھ) اہل بیت کتب ہیں۔ آپ بھی اپنے اصول کی نقائص کی میں رہا فرست رہی۔

بھائی فیروز! اہل بیت درالہائے نبوی 'ناگوان' نقائص اور حنفیوں کی حق کی نقائص حق اہل بیت، داخل صواب ہیں۔ ہمارے ان کی اپنی کوئی کتاب نہیں، وہ نقائص صوابی و صوفیہ صحت ہے، وہی کہ گزرا کرتے ہیں۔ آپ کی صحت کی حق کی صحت نقائص کوئی کوئی حق ہیں، آپ کے وہی میں داخل صواب ہیں؟ میں وہ ان کی طرف سے دیں، بالآخر نتائج کو یہ کہ تاہم گزرا کر اہل بیت و صوفیہ صوابی پر دیں کہتے ہیں۔

بھائی فیروز! آپ اپنے دس اقصائی مسائل اور دس نقائص صوابی نگہ دیں، وہ کتب اہل بیت سے حنفیہ۔ کہے ہیں۔

وہ گئے تمام ایک صحت سے کہنے کے لیے ہمارے کی کام لینے گئے تھے، اگر آپ کے چہ سوائے سے نہیں دوسری صحت میں اہل بیت۔



ملاحظہ ہو۔
سوال : کسی انسان کی ہانگ سے خون جاری ہے اور کسی جانور سے دھبہ ریلہ
اس دھبہ پھل موت کے دروازے پر ہے اگر کسی نے علم میں ہو کر اسی خون سے نہ جانور
اس کی پیشانی پر لگے دی جانے تو خون بند ہو جائے گا اور اس کی جان بچ جائے گی تو ایسا
اضطرار میں ہے یا نہ؟

جواب : منجانب غیر مقلد : غیر مقلدین کے ہاں خون بھی پاک ہے ہر حال جانور کا
چیشاب یا خاند بھی پاک ہے "مٹی بھی پاک ہے اور پاک چیز سے قرآن لکھا کسی آیت یا
حدیث میں منع نہیں۔ اس لئے اضطراب ہو یا اختیار ہر ہر حالت میں جائز ہے۔ البتہ
علامہ شریف میں دونوں کا چیشاب پینے کا حکم ہے تو قرآن پاک کا لکھنا کیسے بھلا ہو سکا
ہے اور سب سے غیر مقلدین تو قحط کو قرآن ہی نہیں ملتے تو اس پر کیا اعتراض۔

جو اب منجانب مثنیٰ : خون "مٹی اور چیشاب نہیں ہیں۔ اور نہیں جبکہ قرآن
پاک رکھنا مردار "خزیر" طریح حرام قطعی کفر ہے اور اس سے شطو نہ عقلی
ہے اور نہ مظلون ہے بلکہ مہوہم ہے۔ اس لئے مہوہم کو مظلون اور مہین
پر قیاس کر کے ایسی حالت اضطراب میں بھی اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی جس
حالت اضطراب میں شریعت اور کتاب حرام یا ارتکاب کفر تک کی اجازت دیتی ہے
اور ظاہر مذہب مثنیٰ یہ ہے۔ البتہ بعض نے اس مہوہم کو مظلون اور مہین پر
قیاس کر کے ایسے اضطراب میں ارتکاب حرام کی اجازت دی ہے تو وہ ظاہر مذہب
کے خلاف ہے۔ البتہ غیر مقلدین کے ہاں بلا اضطراب حالت اختیار میں بھی خون
اور حلال جانوروں کے چیشاب یا خاند سے قرآن پاک لکھنا ہرگز ہرگز منع نہیں۔
اس لئے غیر مقلدوں کا اختلاف کے خلاف شور مچانا اس سے بھی بدتر سمجھتے ہیں کہ
کوئی کلمہ جس کے ہاں حالت اختیار میں بھی خنزیر لکھا حلال ہے مسلمانوں پر
اعتراض کرے کہ تمہارا مذہب غلط ہے تمہارے قرآن میں خنزیر لکھا حلال لکھا

ہے۔ ہر حال جس طرح ہم مردار "خون" خنزیر اور غر کو حرام قطعی کہتے ہیں۔
قرآن پاک تو نہیں جبکہ یہ اختیار رکھنے کو بھی حرام بلکہ ایسا لکھنا جانتے ہیں میں سے ہت
کو جھڑ کر یا خانہ کعبہ شریف کو ایشانہ کرنا یا کسی نجی کو شہید کرنا۔ اس کے
خلاف یہ اہل سنت پر ہتکن طراری کر رہے ہیں اور خود اپنے مذہب یا مذہب کو
چماتے ہیں کہ ان کے ہاں خون بھی پاک ہے "مردار بھی پاک ہے" ہر حال اور
حرام جانور کا چیشاب بھی پاک ہے "مٹی بھی پاک ہے اور بار بار مطالبہ کرنے پر وہ
ایک بھی آیت یا حدیث پیش نہیں کر سکتے کہ پاک چیزوں سے قرآن پاک کا لکھنا
حرام یا کفر ہے اور ہمارے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ "حضرت امام ابو یوسف
حضرت امام احمد اور حضرت امام زفر رحمہم اللہ سے تقاضا قیامت بھی کوئی ماں
کامل حالت اضطراب میں بھی اس حرام و کفر کے ارتکاب کا جواز ثابت نہیں کر
سکتا۔ فہل من مساوہ بیمار دسی

نہ کفر اٹھے گا نہ کفار ان سے

یہ باز میرے آواز سے ہوتے ہیں

چنانچہ وہ نفس و دہر کے گھبراہٹ میں دونوں ہاتھں کا ثبوت لاکھن کا کہ جب
اٹھتے ہیں خون "مٹی" طریح خنزیر "مردار اور ہر حال حرام جانور کا چیشاب پاک ہے تو کس
آیت یا حدیث میں ہے کہ پاک چیزوں سے قرآن کا لکھنا حرام اور کفر ہے اور دوسرے
یہ کہ میں آپ کے بچوں اماموں سے بدتر سمجھتی ہوں کہ انہوں نے حالت
اضطراب میں اس حرام اور کفر کے ارتکاب کی اجازت دی ہے لیکن وہ آج تک ان وہ
ہاتھں کا ثبوت نہ لاسکتے غیر مقلدین سے آخر میں یہ درخواست ہے کہ آپ نے پہلے ہی
لوگوں میں دین بیزاری اور اسلاف سے بدعت پیداکر لی ہے اب ایسے ہتکن
بہر حدیث کی بھی کوئی حد مت نہیں۔ اس وقت نہ مسلم قوم اس بدعت کی تحمل ہے
اور نہ ہمارا ملک۔ اے تعالیٰ سب کو جہنم سے توپ کی قہقہہ دیں۔ (آمین)

سے دو ہاتھ کے مصافحہ والی سرحد، انھوں نے قحڑی دم چھوڑ دی وہ اپنے کے پھر پور
 دگر چہ آنحضرت ﷺ کے صحابہ میں دو ہاتھ تھے لیکن حضرت عرواحہ بن مسعود
 جو کاذاب یکہ سی ہاتھ قحاشیں ہی نہ تھیں کہ دو ہاتھ سے مصافحہ کر دیں تھیں یہاں
 ہی کی جاسے حضرت عرواحہ بن مسعود جو کی اجازت کوں گاہ میں سے کھا جس
 طرح تم کی تھیں، تم انہی مسودہ جو کی طرف صحابی کی تھیں ہو کہ ایک ہاتھ سے
 مصافحہ کر، اس لئے عرب انکے سے انگوٹھا کے مصافحہ کر لیا کہ وہ انکو نہ
 قحڑی نہ ہی ہو نہ لاشہ ہون نہ صحابی ہونے تک میں سے کھا کسی نہ جنت میں حضرت
 عرواحہ بن مسودہ جو کے دو سر ہاتھ کی تھی تھیں بے صواب کہ کابل رہا ہے
 کہ آنحضرت ﷺ نے دونوں ہاتھ ایک ہاتھ سے اور انہی مسودہ جو نے
 عرب ایک۔

اصل بات یہ ہے کہ اب اسی دونوں ہاتھ سے مصافحہ کرتا ہے تو ایک
 ہاتھ کے دونوں طرف دو سر ہاتھ کی چھیلیاں لگتی ہیں۔ حضرت عرواحہ بن مسعود
 جو ایک ہاتھ کی یہ چھیلیاں تیار کرے کہ دوسرے اس ہاتھ کے دونوں طرف
 حضرت پاک ﷺ کی چھیلیاں ہمارے گئی تھیں اپنے دو سر ہاتھ کی تھی تھیں
 تیار ہے، اس خطی صحیح کہ خطا فرمائی اور ملین ہر گئی کہنے کی قاضی مٹا
 فرمائی۔ اکتیں۔



شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ اور غیر مقلدین

بجز اولاد و اولاد

یہ ایک نامی اللہ تبار علی حقیقت ہے کہ غیر مقلدین کی دونوں چھیلیاں اصل
 قحڑی اور اصل صحت نبوت لفظ پہلے کی غرضت میں غیر مقلدین تھیں کہ پانچ
 قہبہ کی یہ ہوا ہیں۔ اس لئے مصافحہ کے ساتھ ہی انکی صاف نہ تھیں بلکہ اجماع
 جہاں کہ داخلی جس صحت کو چاہیں داخلی کر دیتے ہیں خط حضرت علی رضی اللہ عنہ
 حضرت امیر رضی اللہ عنہ حضرت امام رضی اللہ عنہ اور ہر مقلد سب کے سب یہ کہہ
 سکا علی صحت ہے۔ اسی طرح یہ چارے غیر مقلدین گئی تھیں کہ غیر مقلدین تھے ہیں
 دیگر جو تھیں کہ صحت نبوت کی انکی جس چارہ صحت میں تھے ہیں، صحت حضرت
 صحت نہ کی، صحت نہ تھیں اور صحت صحت۔ صحت غیر مقلدین ہی کوئی کتاب گئی
 صحت یا صحت کی تھی ہوتی داخلی مسودہ تھیں ہے اور گئی ایک گئی صحت صحت
 کے ہاتھ میں یہ صحت گئی صحت یا صحت کی کتاب میں تھیں تھی کہ صحت لا
 صحت نہ ولا صحت کہ اس میں صحت کی صحت صحت کہ صحت صحت صحت صحت
 صحت کہ گئے ہیں کہ صحت صحت صحت صحت صحت صحت صحت صحت صحت صحت صحت

بازر کر چک تو ایک آدمی اس کی قبر کے سامنے کھڑا ہو کر کہے اے ظالم بن ظالم۔ اس آواز کو سنا کر وہ سنا سے گھبراہٹ میں اُٹھ بیٹھا اور پھر اسے ظالم بن ظالم۔ تو مرید ہو گا تو اس کی قبر میں اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے پھر تیسری مرتبہ آواز دے تو مرید کہتا ہے تو نے مجھے سید محمدی راہ و کھلی اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت کرے گمراہے کو گمراہی یہ کہنا نہیں سنائی میں دیتا۔ (غیبۃ الطالین مصری ص ۱۳۷ ج ۲)

حضرت شیخ رحمہ اللہ اور حیات النبی ﷺ :

حضرت شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب روزِ اطرارِ ماضی کی سعادت نصیب ہو تو قبلہ کی طرف پشت کر کے روزہ پاک کی طرف منہ کر کے پہلے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ اے اللہ آپ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا کہ اگر لوگ اپنی جانوں پر قسم لے لیں کہ اللہ سے بخشش، انھیں اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس گناہ کے لئے بخشش مانگیں تو اللہ تعالیٰ بخشے والے مہربان ہیں۔ اے اللہ میں بھی اسی طرح تجھ سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دعا سے بخشش کرانے آیا ہوں جیسے حیاتِ ظاہری میں لوگ آتے تھے پھر کے بارے میں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگ رہا ہوں (غیبۃ الطالین ص ۱۳۷ ج ۲) غیر مقلدین حضرات مرید کے سامنے ہمارے کلام کی طرف توجہ دیتے ہیں اور عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی شریک کہتے ہیں۔ جب حضرت شیخ رحمہ اللہ ان کے عقائد کی وجہ سے غیر مقلدین کے نزدیک شریک ہیں پھر عوام کو دھوکا کھانے دیتے ہیں کہ شیخ جیلانی رحمہ اللہ غیر مقلد تھے، حقائق۔

حضرت شیخ رحمہ اللہ کی نماز :

حضرت شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں نماز میں ۱۵ رکعتیں اور ۲۵ جہات (آداب) ہیں۔ رکعت کے نہ رہنے سے نماز باطل، شریک واجب سے کہہ سوا لازم اور سنت اور نفل کے ترک سے نماز نہ باطل ہوتی ہے اور نہ کچھ سولہ لازم آتا

ہے (غیبۃ الطالین ص ۱۵۷ ج ۲) اور فرماتے ہیں نماز کی نیت زبان سے کرنا افضل ہے اس ۱۵۷ ج ۲) اور مقتدی نے امام کی مسجد ابراہیمی کی نیت ضروری ہے اس ۱۵۷ ج ۲) اور فرماتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اللہ اکبر کے تم اللہ اکبر کو امام قرات (افتتاح) پڑھے تم عاشق راہ اور جب امام غیر المصنوع علیہم والسلامین کے تو انہیں کہو اس ۱۵۷ ج ۲)

حضرت شیخ رحمہ اللہ یہ دعائیں کرتے تھے "اللہ تعالیٰ مجھے اصول اور فروع میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے مذہب پر مست دے اور امام احمد رحمہ اللہ کے مقلدین میں میرا مشرف فرمائے (غیبۃ الطالین ص ۱۵۷ ج ۲) حضرت شیخ نے نماز کی ۲۵ جہات بیان فرمائی ہیں وہی مسائل ہیں جن میں شیخ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی تقلید کرتے تھے تو گویا غیر مقلدین کے عقیدہ کے مطابق حضرت شیخ کی نماز میں ۲۵ تقلیدی شریک ہیں۔ اس پر دعائے مزید ہیں اور امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنے کی وجہ سے ان کی نماز بھی باطل ہے۔

تین طلاق :

حضرت شیخ رحمہ اللہ نے کئی امور میں ردائض کی مراد سے مشافہت بیان فرمائی ہے جس میں ایک یہ بات بھی تحریر فرمائی ہے کہ یہود میں طلاق کو کچھ نہیں سمجھتے یہی مل ردائض کا ہے۔ میں سمجھتا ہوں غیر مقلدین بھی تین طلاق کے بعد وجہ کر دیتے ہیں۔

ذریعہ التمس :

حضرت شیخ رحمہ اللہ نقل فرماتے ہیں کہ لوگوں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی خاتون مبارک پر بنیاد مومنین کی طرح تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار لعنت فرمائی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: حضرت! میرے ہاں باپ آپ پر قرین ہوں آپ کس کو پھٹکار رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

ہائیں گے۔ اس میں شک نہیں کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بہت نیک قری فی عمر وہ علم حدیث میں بہت کثرت رکھتے تھے۔ اس کے قیاس سے منسلک جاتے تھے۔ لیکن ساتھ یہ بھی فرماتے رہتے تھے کہ جب صحیح حدیث مل جائے تو میرا قیاس رد اور ہر دے خارج اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر عمل کرنا ہی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ فاتحہ کے بعد تلاوت نہیں ہوتی۔ یہ حدیث ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو نہیں ملی تو انہوں نے اپنے قیاس سے کہہ دیا کہ امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھا کرے۔ اب جب یہ صحیح حدیث ہمیں مل گئی ہے تو اس پر عمل کرنے سے اللہ کے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی راضی ہوں گے بلکہ خود امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی 'لاور اگر اس حدیث پر عمل نہ کیا تو نہ صرف یہ کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی راضی ہوں گے بلکہ خود امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی ناراض ہوں گے کیونکہ وہ فرماتے تھے کہ میرا قول چھوڑ کر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر عمل کرنا اب حنفیوں کا حال وہی ہے کہ :

نہ لہذا ہی لا نہ دصال منم

نہ اوھر کے رہے نہ اوھر کے رہے

تسمائی زندگی بھر کی ایک نماز بھی قبول نہیں ہوتی۔ تسمائی لغو سے لہذا بھی ناراض ہے۔ لہذا اصول بھی ناراض ہے اور امام ابوحنیفہ بھی ناراض ہے۔ ابھی تو یہ دور وادہ نکلا ہے کہ اب کرم اللہ وجہہ الہیہ صاحب اور کرم اللہ وجہہ الہیہ صاحب نے فرمایا ہے کہ بلکہ جو ہے نماز ہی ہوں؟ کیا واقعتاً میری نماز سے اللہ اور رسول ﷺ ناراض ہو جائے ہیں؟ کیا میری ساری نمازیں برباد ہو گئیں؟ یہ کہہ کر وہ پھر رونے لگے اور کہہ دیا تھا کہ دنیا بھر میں مسلمانوں کی اکثریت واقعی بے نماز ہے۔ میری نمازوں کا کیا ہوگا؟ خدا ارہمے یہ مسئلہ کھجوا تھپتھپے میں نے اسے تسلی دی کہ یہ مسئلہ اجتہاد میں نہیں بنتا آپ کو پریشان کر دیا گیا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ مسئلہ صرف کسی ایک سورت کا نہیں بلکہ پورے قرآن کا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر میں کو کمال کر گئے ہیں

اس نے پورے قرآن کا مسئلہ کھجا کر رکھے ہیں۔ تو آپ جانتے ہیں کہ نماز پڑھنے کے وہی طریقے ہیں۔ (۱) آپ انکے نماز پڑھنے کے جیسے فعلی عملیں وغیرہ (۲) آپ پڑھتے نماز پڑھنے کے جیسے فرائض پنجگانہ 'بعد' 'بعد' وغیرہ تیسرا اور کوئی طریقہ نہیں۔

انکے نمازی کا طریقہ :

شرائع اسلام میں شہد کی نماز بھی فرض تھی۔ لوگ گروں میں بغیر جماعت کے آگے انکے نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ صحیح مسلم شریف کی حدیث کے مطابق ایک سال فرض رہی اس کے بعد اس کی فرضیت منسوخ کر دی گئی اور اللہ تعالیٰ کا فریضہ منسلک ہوا۔ فقہر کوا ماتبہد من فقر آن (الزحل ۱۲۰) اب پڑھو بتنا تم کو آسمان ہو قرآن سے۔ اس آیت کریمہ میں پورے قرآن کا مسئلہ ہے۔ جس طرح پانی کے ہر قطرے کو پانی کہتے ہیں۔ اسی طرح قرآن پاک کی ہر آیت کو قرآن کہتے ہیں۔ اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ نماز میں مطلق قرات فرض ہے اور اس آیت کریمہ میں کوئی تعیل بھی نہیں۔ کہیں جگہ ہو اور آپ قاری صاحب سے کہیں کہ کچھ تلاوت کریں تو وہ پوچھ گئے کہیں سے؟ آپ کہیں 'میں سے آپ آسمانی سے پڑھ سکیں۔ اب قاری صاحب یہاں سے بھی تلاوت کریں گے آپ کا مستطیع ہو رہا ہو گیا۔ اب رکھتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے نماز کو کیا طریقہ بتایا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو ایک شخص نے اگر نماز پڑھی؟ پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ نبی کریم ﷺ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا لوٹ کر نماز پڑھو۔ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ نماز پڑھ کر پھر حاضر ہوا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوٹ کر نماز پڑھو۔ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ آپ ﷺ نے عین بار بار ایسے ہی فرمایا۔

جاءتار محفل بدھ میں کے اجلاس پر کتابیں مرتب فرمائیں ہیں۔ یہ کسی حدیث میں نہیں کہ اگر ایک تاجی حضرت رسول پاک ﷺ کے وصل کے دوسرے دن بھی ایسا کرنے لگے تو اس کی حدیث کو "مرسل" کہہ کر رد کر دینا اور علامہ ذہبی اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ دواوی کے سنت رسول بعد بھی بغیر سند کے اس کو نقد یا ضعیف کہیں تو اس پر دلیل لے آئے۔

سوال نمبر ۱۹ :

کیا فروہی مساکین پر جماعت بندی کرنا جائز ہے؟ یا نہیں؟ صحابہؓ میں مدعی ہیں کہ رکنوں اور نہ کرنے والوں اور تکلیف دہانہ جیسے مساکین پر کوئی جماعت بندی حرام؟ اگر نہیں تو ان مساکین پر تنظیمیں بنانا اور جماعت بندی کرنا کیا بدعت نہیں؟

الجواب :

صحابہؓ اور تابعین رحمہم اللہ میں فروہی مساکین پر کوئی جماعت بندی نہیں تھی اس لئے اس کی بدعت ہونے میں ہرگز شک نہیں۔

سوال نمبر ۲۰ :

دنیا میں کہیں خلیفوں، مانگیوں، شیعوں اور حنبلیہ کی نفی اختلاف پر تھی تنظیمیں ہیں اگر نہیں تو غیر متعلقہ کی یہ اصل حدیث عظیم کہیں قائم کی گئی؟ یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ یہ گروہ ان فروہی مساکین کو اصولی قرار دیتے ہیں اور فردیات پر فرق بندی کو جائز سمجھتے ہیں؟

الجواب :

مقلدین خدا سب اور ہر ایک ایسی تنظیمیں موجود نہیں ہیں یہ بدعت صرف نام نہاد اہل بدعت نے شروع کی ہے جو اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ یہ لوگ محفل جماعت اور خدیجیہ دجہ سے فروہی مساکین کو بھی اصولی مسائل سمجھتے ہیں۔

غیر مقلدیت کا نیا روپ

مسعودی فرقہ

(نام نہاد جماعت المسلمین)

بسم الله الرحمن الرحيم

برادران اسلام! یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ اسلام ایک مائیکرو دین ہے اور اس کی اشاعت پر رومی دنیا میں اہل سنت و اہل بدعت خصوصاً اختلاف کے ذریعہ ہوئی۔ آنحضرت ﷺ نے خندہ اور ہند کی ملحقہ پیشین گوئی بھی فرمائی تھی انسانی "اہل ہند کو اختلاف نے فتح کیا۔ لاکھوں کافروں نے ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور وہ سب سنی ملحقہ ہی بنے۔ تقریباً ایک ہزار سال اس ملک میں اسلامی حکومت قائم رہی اور کتاب و سنت پر مبنی فطرتی اس ملک کا قانون رہی۔ نواب صدیق حسن صاحب فیر مقلد (۱۳۰۷ھ تا ۱۳۱۷ھ) اس حقیقت کا بوجھ اعتراف فرماتے ہیں: "علامہ حالی ہندوستان کے مسلمانوں کا یہ ہے کہ جب سے یہاں اسلام آیا ہے چونکہ اکثر لوگ بادشاہوں کے طریقہ مذہب کو پسند کرتے ہیں۔ اس وقت سے آج تک یہ لوگ ملحقہ مذہب پر قائم رہے اور ہیں اور اسی مذہب کے عالم اور فاضل، قاضی و مفتی اور مامک ہوئے رہے ہیں۔" (آتر شاہ واپس ص ۱۰)

ہر ایک انوس نے عیسٰی پر کئی لشکر کی
اہم آواز سے بھیجی، اہل طبرستان کی

قرآن پر نظر تھیں :

پہلی فرقہ تھیں جن کو ہر لڑاکا سے ایک مکمل لشکر ہے ہر ایک فرقہ کا
تیار و ختم ہے۔ ہر فرقہ کے کئی لشکر تیار ہوا تھا۔ اس میں ہے۔ کئی لشکر مکمل
تیار ہوا ہے۔ ہر لڑاکا سے مکمل ہے۔ ہر فرقہ کے کئی لشکر تیار ہوا ہے۔

تیسری فرقہ تھیں جن کو ہر لڑاکا سے ایک مکمل لشکر ہے ہر ایک فرقہ کا
تیار و ختم ہے۔ ہر فرقہ کے کئی لشکر تیار ہوا تھا۔ اس میں ہے۔ کئی لشکر مکمل
تیار ہوا ہے۔ ہر لڑاکا سے مکمل ہے۔ ہر فرقہ کے کئی لشکر تیار ہوا ہے۔

چوتھی فرقہ تھیں جن کو ہر لڑاکا سے ایک مکمل لشکر ہے ہر ایک فرقہ کا
تیار و ختم ہے۔ ہر فرقہ کے کئی لشکر تیار ہوا تھا۔ اس میں ہے۔ کئی لشکر مکمل
تیار ہوا ہے۔ ہر لڑاکا سے مکمل ہے۔ ہر فرقہ کے کئی لشکر تیار ہوا ہے۔

پنجمی فرقہ تھیں جن کو ہر لڑاکا سے ایک مکمل لشکر ہے ہر ایک فرقہ کا
تیار و ختم ہے۔ ہر فرقہ کے کئی لشکر تیار ہوا تھا۔ اس میں ہے۔ کئی لشکر مکمل
تیار ہوا ہے۔ ہر لڑاکا سے مکمل ہے۔ ہر فرقہ کے کئی لشکر تیار ہوا ہے۔

ششمی فرقہ تھیں جن کو ہر لڑاکا سے ایک مکمل لشکر ہے ہر ایک فرقہ کا
تیار و ختم ہے۔ ہر فرقہ کے کئی لشکر تیار ہوا تھا۔ اس میں ہے۔ کئی لشکر مکمل
تیار ہوا ہے۔ ہر لڑاکا سے مکمل ہے۔ ہر فرقہ کے کئی لشکر تیار ہوا ہے۔

ہر ایک فرقہ میں کئی لشکر تیار ہوا تھا۔ اس میں ہے۔ کئی لشکر مکمل
تیار ہوا ہے۔ ہر لڑاکا سے مکمل ہے۔ ہر فرقہ کے کئی لشکر تیار ہوا ہے۔

ہر ایک فرقہ میں کئی لشکر تیار ہوا تھا۔ اس میں ہے۔ کئی لشکر مکمل
تیار ہوا ہے۔ ہر لڑاکا سے مکمل ہے۔ ہر فرقہ کے کئی لشکر تیار ہوا ہے۔

ہر ایک فرقہ میں کئی لشکر تیار ہوا تھا۔ اس میں ہے۔ کئی لشکر مکمل
تیار ہوا ہے۔ ہر لڑاکا سے مکمل ہے۔ ہر فرقہ کے کئی لشکر تیار ہوا ہے۔

ہر ایک فرقہ میں کئی لشکر تیار ہوا تھا۔ اس میں ہے۔ کئی لشکر مکمل
تیار ہوا ہے۔ ہر لڑاکا سے مکمل ہے۔ ہر فرقہ کے کئی لشکر تیار ہوا ہے۔

ہر ایک فرقہ میں کئی لشکر تیار ہوا تھا۔ اس میں ہے۔ کئی لشکر مکمل
تیار ہوا ہے۔ ہر لڑاکا سے مکمل ہے۔ ہر فرقہ کے کئی لشکر تیار ہوا ہے۔

آپ لکھتے ہیں: "ہر آدمی کی خوب باریک دیکھ بڑھ (یعنی خاص و مجرد) ہے جو
مرد و عورت، بھگت، سہرے، چاند (یعنی خاص) پر لکھتے ہیں "ہر ایک کی بڑھ مختلف ہے۔ آپ دیکھیں
میں وہی آدمی کے ہوتے ہیں، اس کا اشتہار دیا، اگر کوئی مرد، سہرے، چاند، بھگت،
خصوصاً بڑھ دیکھتے ہیں۔ یہ سب بڑھوں کا سرور ہے۔ ہر آدمی کو اس کی بڑھ دیکھتے ہیں
خوب میں آپ تک، ان کی بڑھ میں۔ ہر شخص کو یہ ہے۔ اس بات سے کہ وہ کسی کی
طرف سے کہہ خوب خاص سے آزاد ہیں، جو اس کی بڑھ میں اس کی بڑھ میں اس کی
طرف سے مختلف ہے خوب کے لئے ہے۔ یہ خوب ہے۔ آزاد، بڑھ دیکھتے ہیں کہ ہم
خوب خاص کے بڑھ دیکھتے ہیں۔ ہم پر ہر آدمی کو اس کی بڑھ میں اس کی بڑھ میں اس کی
خوب سے کہہ دیکھتے ہیں ہر آدمی کو اس کی بڑھ میں اس کی بڑھ میں اس کی بڑھ میں
آدمی کی خوب خاص کا کہتے ہیں ہر ایک دیکھتے ہیں اس کی بڑھ میں اس کی بڑھ میں
(اگر کوئی) کہہ دیکھتے ہیں کہ وہ خوب خاص ہے۔ یہ آزاد، بڑھ دیکھتے ہیں (بڑھ دیکھتے ہیں)
چاند (یعنی خاص)

[illegible]

خاصہ یہ تھا کہ اگر کسی سے پہلے ایک اور کسی مسئلہ میں حقائق کا دور
نہ تھا۔ سب غائب تھے۔ یہ دور ہے۔ نہ کوئی غریب تھا نہ غنی۔ اس کے بغیر تو اس
کہ ایک ایسی طرح خود چھوڑ دیا کہ جو غریب کے ساتھ چلا آئے تھے، وہیں گیا اور
خاصہ یہ دور تھا کہ میں مل جاتا تھا۔ چنانچہ مسئلہ کے ساتھ کوئی کام نہ کر کے

[illegible]

جب خواب سے بیدار ہوئے تو فریاد اٹھانے کے لئے کھڑے ہوئے مگر یہ حال ہی میں ہو گیا تھا
 جہاں پہنچا وہاں ہو گیا اور وہاں سے اسے انکشاف ہوا کہ اسے فراموش ہو چکے تھے۔ مگر
 یہاں تک پہنچا کہ فراموشی ہو گئی تھی کہ "پچھلی لڑائی" (جو مغز میں دیکھائی دیتی تھی)
 پہلی لڑائی (جو ظاہر تھی) نہایت عجیب تھا کہ کھڑا ہو کر دیکھ رہی تھی کہ وہاں سے
 پھر وہی لڑائی (جو پہلی تھی) دیکھ رہی تھی۔ (نور علی بی بی سے ملنے
 کے بعد خواب میں یہ واقعہ ہوا)

خود اہل حدیث نے کہا ہے: ہمارے اسی ممبرانگ لنگ لڑکیاں نہیں نام عزامت
 لڑکیاں حدیث سے ہی کی تعلیمی چوں چاہیں لڑاتے ہیں۔

- (۱) دعوت فرما دے کہ وہ ۱۲۱ اے
(۲) ان کو قتل کر دے کہ وہ ۱۲۲ اے
(۳) ان کو قتل کر دے کہ وہ ۱۲۳ اے
(۴) ان کو قتل کر دے کہ وہ ۱۲۴ اے
(۵) ان کو قتل کر دے کہ وہ ۱۲۵ اے
(۶) ان کو قتل کر دے کہ وہ ۱۲۶ اے
(۷) ان کو قتل کر دے کہ وہ ۱۲۷ اے
(۸) ان کو قتل کر دے کہ وہ ۱۲۸ اے
(۹) ان کو قتل کر دے کہ وہ ۱۲۹ اے
(۱۰) ان کو قتل کر دے کہ وہ ۱۳۰ اے

ہے (۲۰) سعید بن جبیر کے اثر میں اکسین بن حبشی ضعیف اور عبداللہ بن سلیمان بھی ضعیف ہے۔ ایک ہی مسئلہ میں جھوٹ ہیں۔ پھر کسی ایک حدیث میں بھی نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا اکابر صحابہ میں سے ایک صحابی بھی ایسا یہ اختلافی رفع میں کرتے رہے (۲۱) مسئلہ قرآنہ خلف الامام میں سکات میں قرآنہ کی حدیث میں ۳۳۸ پر حضرت عبداللہ بن عمرو سے نقل کی ہے اور اس کی سند کو صحیح کہا ہے سند میں امام ترمذی مقلد امام شافعی، ابو عبد اللہ رافضی، محمد بن عبد اللہ انصاری، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز کی قریبی طاہت میں ہیں اس لئے الحرووی، رافضی ضعیف۔ ابو سعید مرعشی ضعیف عمرو بن محمد اور ضعیف بن محمد اس، اپنی فرقہ کے ہم، انصاف کا یہ حال ہے کہ ایک ہی سند میں دو رافضی، دو حریہ فرقہ پرست، دو مجہول اور اس میں مگر سند صحیح ہے مقلد سربراہ بیان ہے کہ اسے کیا کہے (۲۲) مسئلہ ۳۳۳ پر پھر عبد اللہ بن عمرو کی حدیث نقل کی ہے اور سند کو حسن کہا ہے جب کہ سند میں ترمذی مقلد امام شافعی عبد الحمید بن جعفر مکر حدیث دونوں فرقہ پرست مشرک ابو بکر علی غیر معروف ہے (۲۳) آئین دالمر کے ثبوت میں مسئلہ ۳۷۳ پر امام ابھن سے جو حدیث نقل کی ہے اس کی سند میں ہارون الذہور رافضی، اسماعیل بن مسلم ضعیف، ابی اسحاق دلس اور ابی ام ابھن مجہول اور اپنی فرقہ اس حدیث سے استدلال فرما رہے ہیں اور اس کے فرقہ کے لوگ رات دن یہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ مسعود صاحب جیسا حقیق کوئی نہیں اس کی اطاعت فرض ہے حالانکہ وہ بیچارہ علوم دینیہ میں بالکل کورہا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے فتنے سے اپنے محبوب کی امت کو بچائے۔ آمین یا الہ العالین

